دعوات عبدیت حق

ضبط وترتیب ــــ ادارۃ الحق

ارشادات حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

اجتماعی مرض اور اسکا علاج

خطبۂ عید الفطر ۱۳۹۶ھ

علالت کی وجہ سے ایک عرصہ کے بعد یکم شوال ۱۳۹۶ھ بروز ہفتہ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۷۶ء عیدگاہ اکوڑہ خٹک میں نماز عید سے قبل حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے حسب ذیل خطاب فرمایا۔ پورے اکوڑہ خٹک میں مدت مدید سے صرف ایک ہی جگہ نماز عید ہوتی ہے۔ اس وقت بھی قصبہ اور آس پاس سے حاضرین کی تعداد ۱۵ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ "ادارہ"

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ توبوا الی اللہ جمیعًا ایھا المومنون۔

میرے بزرگو! بیماری اور ضعف کیوجہ سے میری آواز شاید آپ تک نہ پہنچ سکے۔ ہم اور آپ سب ایک ایسی کشتی میں سوار ہیں کہ اس کا نہ ملاح ہے نہ چپّو درست ہیں، نہ رسیاں ٹھیک ہیں۔

میرے بھائیو! آج ہماری ہر ادا ایک مرض ہے۔ یعنی سنّت کے خلاف شریعت کے خلاف، ہماری ہر رائے ہمیں باطل کیطرف کھینچ رہی ہے۔ تو اب ہم روئیں تو کس کس بات پر؟ اور شکوہ کریں تو کس کس بات کا۔؟ ؏ تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

آج اپنوں سے ہمارا مقابلہ ہے، پرایوں سے ہماری دشمنی ہے۔ کیونکہ ہم بڑے بہادر ہیں جتنا بھی کوئی اپنا ہے اتنی اُس سے دشمنی ہے۔ بھائی بھائی کا دشمن ہے۔ پھر چچازاد بھائی دشمن ہے۔ پھر عزیز واقارب دشمن ہیں، پھر محلہ والوں سے دشمنی ہے۔ پھر گاؤں کے باشندوں سے دشمنی ہے۔ پھر ملک کے مسلمانوں سے دشمنی ہے۔ بڑے پشتون بنے پھرتے ہیں اور پشتون پشتون کا دشمن ہے۔ پشتون ہونے کی بات پر یاد آیا حضرت موسیٰ کوہ طور پر تشریف لے جارہے ہیں۔ اللہ جل مجدہٗ سے راز و نیاز کرنا ہے۔ تو ایک جگہ ابلیس سامنے آیا، کہا صاحب آپ تو نبی ہیں ـــــ۔ بھائیو! پیغمبر کا وجود تو رحمت ہوتا ہے۔ خصوصاً

اولیاء بھی اور ہر قسم کی قومیں ہوں گی۔ تو اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب نبی کریم کی شان دکھانی منظور ہو گی، تو ایک وفد اقوام سے مرتب ہو کر انبیاء کرام کے پاس جائے گا کہ ہول محشر سے نجات ملے اور جلد حساب شروع ہو اور یہ ایسا ہے کہ کسی کو تنہائی میں مار پیٹ لو، گالی گلوچ بھی دیدو تو برداشت کر لیتا ہے۔ مگر کسی مجمع میں بازار میں لوگوں کے سامنے اس کا جرم ظاہر ہو تو ذلیل ہوتا ہے کہ اب لوگوں کے سامنے عزت گئی تو اب سارے لوگوں کے سامنے مجرموں کا پردہ اٹھے گا، چور نے چوری کا مال اٹھایا ہوگا۔ بکہ ہی چوری کی تو سر پر ہے۔ کپڑا چرایا تو اس کا جھنڈا پشت پر لہرا رہا ہے۔ جیسے آجکل عدالت میں چوری کا سامان بھی چور کے ساتھ کبھی کبھی پیش کیا جاتا ہے۔ تو یہاں دنیا میں تو اللہ تعالیٰ نے ہر شخص پہ پردہ ڈالا ہوا ہے۔ آپ لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں کتنا گنہ گار ہوں۔ پردہ اللہ نے ڈالا ہے تو مولوی اور مولانا کہتے ہو وہاں ایسا نہ ہوگا۔ یوم تبلی السرائر۔ چوری کا مال ظاہر ہوگا زمین غصب کی تو وہ گلے کا طوق ہو گی۔ ووجدوا ما عملوا حاضرا۔ اگر زنا کیا تو زانیہ سر پہ بیٹھی ہو گی۔ ووجدوا ما عملوا حاضرا۔ جو کچھ عمل کیا ہوگا اُسے وہاں حاضر پائیں گے۔

—— تو قیامت کا دن بہت سخت ہے۔ کافروں کو بھی معلوم ہے۔ کہ قیامت کے دن ایک دوسرے کی حقیقت سب پہ ظاہر ہو جائے گی، شیخی، ملائی سب وہاں ختم ہو جائے گی۔ یہ چور ہے۔ یہ زانی ہے۔ یہ جوا باز ہے۔ اس نے گالی گلوچ کی ہے۔ تو سب کے سامنے یہ رسوائی سب کے لئے ایک بہت بڑا عذاب ہوگی، اور سب چاہیں گے کہ جلدی حساب شروع ہو اور اس مجمع سے الگ ہو جائیں تو وفد جا کر ہر نبی سے درخواست کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حساب شروع کرنے کی سفارش کر دے، مقدمہ چل پڑے یہ شفاعت کبریٰ ہے، تو ہر نبی کہے گا کہ —— ان ربی غضب الیوم غضباً۔ آج ہمارا رب جلال اور غضب میں ہے اور اتنے جلال میں ہمیں شرم آتی ہے کہ سفارش کریں۔ جیسا کہ دنیا میں کسی کے پاس جرگہ لے جائیں کسی قاتل مجرم کے حق میں سفارش کے لئے تو وہ یہی کہے گا کہ مولوی صاحب ذرا تو سوچ لیتے کہ یہ معاملہ کیسا ہے۔ آپ کیسے جرگہ میں آئے ایسے ظالموں کے حق میں تو عقلمند کیلئے اتنا جملہ بھی کافی ہوتا ہے۔ تو قیامت کے دن ان اقوام میں فرعون بھی ہوگا نمرود بھی، ہامان بھی اور شداد بھی۔ اور اس طرح اولیاء بھی ہوں گے، نیکوکار اور بزرگ بھی اور اللہ کے مقرب بھی، تو اللہ کا ہر نبی یہ خیال کرے گا کہ اللہ ہمیں یہ نہ کہہ دے کہ بھلا ایسے لوگوں کے سفارش کرنے آئے ہو، اللہ کا اتنا اور شکوہ بھی بڑی چیز ہے۔ جو ہر نبی کے لئے خوف کا باعث ہوگا۔ ہر نبی کہے گا۔ کہ میں معذور ہوں۔ ان ربی غضب الیوم غضباً۔ میرا رب آج نہایت غضب میں ہے، ایک کے بعد دوسرے نبی کے پاس تمام انبیاء کے پاس لوگ چلے جائیں گے سب معذرت ظاہر کر دیں گے۔ کہ ہمیں

رحمۃً للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ تو ایک بہت بڑی رحمت ہے امت کے لئے، امت کی دو قسمیں ہیں، ایک امت دعوت ہوتی ہے۔ ایک امت اجابت امت اجابت وہ جس نے نبی کی دعوت قبول کی۔ دعوت اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تو ہم نے قبول کرلیا۔ تو اسے امت اجابت کہتے ہیں۔ اور امت دعوت وہ ہے جسکی پیغمبر نے رہنمائی فرمائی دلالۃ علی الخیر کیا ہدایت اور نصیحت اور وعظ اسے توجہ ہوئی اسے دعوت کہتے ہیں، کوئی مانے یا نہ مانے مگر آپ انہیں مخاطب کرتے ہیں۔ وہ ساری امت دعوت ہے۔

اور بھائیو! پیغمبرؐ ہم سب کے روحانی والد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وازواجہ امھاتھم۔ حضورؐ کی بیویاں حضرت عائشہ حضرت خدیجہ ام المومنین حضرت زینب ام المومنین یہ ہم سب کی مائیں ہیں۔ عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں ہے وھواب لھم۔ اور نبی کریم امت کے والد ہیں تو میرے محترم بھائیو! پیغمبر کا سینہ محبت سے بھرا ہوتا ہے۔ وہ کسی مسلمان کو دوزخ میں جانے نہیں دیتا۔ مگر کافر کو بھی نہیں لے جانا چاہتا۔ کافر کے بارہ میں بھی ہمارے نبی نہیں چاہتے کہ دوزخ میں چلا جائے۔ ایک دو واقع آپ کو معلوم ہیں ایک اُس وقت کا ہے جب کہ نبی کریم کا جسد مبارک احد میں زخمی ہو گیا۔ دانت مبارک شہید ہو گئے، رخسارہ مبارک پہ زخم آئے۔ اور پیغمبر سے قربان جائیں کہ ہاتھ میں رومال ہے جہاں سے خون نکلتا ہے، جلدی سے اُسے رومال میں جذب فرماتے ہیں، پیشانی کا خون رخساروں کا خون۔ اس لئے کہ یہ خون کہیں زمین پہ گر کر امت کیلئے عذاب کا باعث نہ بن جائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کے ہاتھوں ہمارے ستر صحابہؓ شہید ہو گئے۔ ستر زخمی ہو گئے۔ کوئی بھی تندرست نہ رہا۔ آپ زخمی ہو گئے۔ آپ ان کے بارہ میں بددعا فرمائیں، اور نبی کی بڑی طاقت ہوتی ہے بظاہر وہ بغیر دولت کے ہوتا ہے، بغیر فوج و پولیس کے ہوتا ہے۔ مگر درحقیقت اس کے پاس اتنی طاقت ہوتی ہے کہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بھی مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ ہمارے اور آپ کے جدامجد حضرت نوحؑ نے دعا کی: رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیّارا۔ یہ ایک لفظ ہے، ایک بول ہے، تو نہ بم پھینکا نہ ہائیڈروجن بم، نہ توپ چلائی، مگر طوفان آیا اور ایسا طوفان کہ بڑے سے بڑے پہاڑ پر بھی ۸۰، ۹۰ گز پانی چڑھ گیا۔ تو نبی کمزور نہیں ہوتا۔ بڑی طاقت خدا نے دی ہوتی ہے۔

اور ایک بات سے دوسری بات یاد آئی ــــــ حضور اقدس کی طاقت تبلا دوں ہر نبی کی ایک دعا امت کے بارہ میں مقبول ہوتی ہے، تو قیامت کے دن جب محشر میں ساری قومیں جمع ہوں گی جیسے ہم یہاں عیدگاہ میں جمع ہیں۔ تو ساری اقوام عرصۂ محشر میں جمع ہوں گے، ان میں انبیاء بھی ہوں گے۔

اسکی ہمت نہیں، اب آپ اپنے نبی کی طاقت دیکھیں کہ یہ اقوام مل کر حضورؐ کے پاس جائیں گے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ سے دنیا میں وعدہ کیا ہے کہ لیغفرلك الله ماتقدم من ذنبك وما تاخر۔ کہ آج صلح حدیبیہ اور اس میں آپ کے تحمل کے صلہ میں یہ سرٹیفکیٹ مل رہا ہے۔ کہ ماتقدم بھی تمام معاف اور ماتاخر بھی جس میں قیامت کا دن بھی ہے۔ تو ہر نبی کے لئے ماتقدم من ذنبک کا اعلان تو ہے۔ مگر حضورؐ اقدس کے لئے ماتاخر کا بھی اعلان ہے۔ اور تراویح میں تلاوت میں منبر و محراب پہ لوگ یہ آیت پڑھتے اور سنتے آئے ہیں۔ ہر ایک کو معلوم ہے کہ اللہ آئندہ بھی حضور اقدس سے خفا نہیں ہول گے۔ تو حضورؐ کے پاس جائیں گے اور آپؐ ایک طویل عرصہ کے لئے جو اللہ کے علم میں ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں سربسجود ہو جائیں گے۔ اور جو حمد و ثناء اللہ القاء کریں گے اُس سے اللہ سے مناجات کریں گے اور دعا کریں گے کہ یا اللہ اب حساب کتاب شروع فرمادے۔

—— تو آپ اکیلے اپنی امت کیلئے رحمت نہیں۔ ساری امتوں کے لئے رحمت ہیں۔ طائف کے پہاڑوں میں احد کے میدان میں زخمی زخمی ہیں، حضورؐ بد دعا کر دیں، آپ دعا کرتے ہیں۔ اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون۔ ہم ایسے نبی کے امتی ہیں۔ اللہ ان کی راہ پر ہمیں چلا دے۔

کارلائل ایک انگریز کہتا ہے کہ میں حیران ہوں ایک طرف پتھر برستے ہیں۔ مگر دوسری طرف سے جواب میں پھول برسائے جاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کہیں جارہے تھے۔ انہیں گالیاں دی گئیں انہوں نے جواب میں دعائیں دیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخشدے۔ واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما۔ آج جتنا بڑا پشتون ہوگا، کہے گا ہیچو من ڈنگرے نیست۔ میرے جیسا دوسرا جانور کوئی نہیں۔ میں خوددار ہوں، میری بھی کوئی پوزیشن ہے تم نے تو مجھے گرادیا میری حیثیت سے بے خبر نہیں ہو۔ تم نے تو مجھے نیست و نابود کر دیا۔ تو ایسے جملے ابلیس کا سکھایا سبق ہے۔ اُس نے بھی کہا تھا انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین —— آج ہم بھی ذراسی بات کا جواب گولی سے دیتے ہیں۔ عجیب مسلمان ہیں کسی نے گالی دی اور تھپیڑ کا جواب پستول سے دیا گیا تو وہ بڑا غیرتی ہے۔ وہ بڑا پٹھان ہے۔

الغرض پشتون ہونے کی بات چلی تو اس ضمن میں یہ باتیں آگئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؐ کی امت میں محسوب فرمادے اور حضورؐ کی شفاعت سے مشرف فرمادے۔

نبی کسی کا بدخواہ نہیں ہوتا۔ ابلیس ہمارا بڑا دشمن ہے۔ حضرت موسیٰ کو سلام کیا اور پھر کہا کہ آپ تو اللہ کے بڑے مقرب ہیں۔ تیری ہر درخواست قبول ہوتی ہے تو میرے لئے بھی دعا کر لو خدا مجھے بھی بخشدے حضرت موسیٰ نے فرمایا بہت بہتر کوہ طور گئے تو کہا کہ ابلیس کی ایک درخواست بھی لایا ہوں

کہ خدا مجھے بخش دے۔ فرمایا بہت اچھا دہی پرانی بات ہے۔ اب آدم علیہ السلام کو سجدہ کر دیں، یعنی رخ اس کی طرف کرے سجدہ اللہ تعالیٰ کیلئے تھا تعمیل حکم کرانا تھا۔

—— تو ہائے اکوڑہ خٹک کے پشتون۔ ابلیس کتنے بڑے پٹھان بنے یہ بات سنی تو کہا کہ یہ مونچھ مجھ سے نیچے نہیں ہو سکتے، جنت نہیں درکار، انانیت نہیں چھوڑ سکتا، اس کو تیار نہیں ہوں۔ تو آج ہم سمجھتے ہیں کہ پٹھانیت عبارت ہے تکبر سے اور اسے نام دیتے ہیں خودداری کا۔ ہاں یہ خودداری اچھی ہے۔ کہ بھوکے بھی ہو تو کسی سے سوال مت کرو۔ مگر یہ کہ میں بنگلہ اور جائداد کا مالک ہوں میرے پاس علم ہے میرے پیچھے قوم ہے، پولیس ہے فوج ہے تو یہ خودداری اور تکبر شیطان کی شان ہے۔ شیطان بڑا عالم تھا قارون بڑا دولت مند تھا۔ فرعون بڑا بادشاہ تھا۔ کہاں گئے یہ سب لوگ۔؟ کدھر گئے۔؟

تو آج ہماری ہر ادا مرض، ہمارا ہر خیال باطل، رات سو کر سوچتے ہیں کہ دوسرے بھائی کو کیسے کنواں کھو دیں گے، فلاں نے وہ زمین خرید لی یہ کام وہ کام کیا میں کیسے اُسے نیچا دکھا سکوں گا۔

الغرض کس کس بات کا رونا رویا جائے۔ ہر بال شکوہ کرتا ہے۔ ہر جنبہ روتا ہے۔ (ایک پرچی میں جوا کی بات کی گئی تھی کہ عید کے دن لوگ جُوا کھیلتے ہیں۔)

بھائیو! پاکستان اور جُوا۔؟ پاکستان اور کھیل تماشے۔؟ پاکستان اور رقص و سرود؟ ذرا گریبان میں منہ ڈال کر ایمان سے کہہ دو کہ قیام پاکستان کے وقت ۱۹۴۷ء میں قوم کا نعرہ یہ تھا یا نہیں کہ پاکستان کا مطلب لا الہ الا اللہ ہے۔ اور یہ کہ ہم ایک اسلامی مملکت قائم کریں گے۔ شریعت کا نفاذ کریں گے۔ قال اللہ اور قال الرسول کا چرچا ہوگا۔ اور دنیا کو بتلائیں گے کہ حضورِ اقدس کے قدموں کے گرد و غبار کا بھی کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مگر آج تو عبادت کا دن ہے۔ جتنے مجرم اللہ تعالیٰ رمضان میں بخشتا ہے اتنے ہی عید کی رات بخشتا ہے۔ اور جب نماز عید سے فارغ ہو کر جاؤ گے تو اعلان ہوگا کہ جتنے بھی برے تھے آج دعاؤں اور توبہ کے بدلے معاف کر دئے گئے۔ مگر آج اس پاک دن میں تم ایمان سے کہہ دو کہ انگریز کا زمانہ ہندو کا زمانہ آپ نے اور ہم نے دیکھا ہے۔ اور الحمد للہ اب پاکستان بنے ۴۰ سال ہو گئے ایمان سے کہہ دو کہ عیدگاہ سے باہر ہندو اور انگریز کے دور میں جو جُوا ہوتا تھا وہ زیادہ تھا، یا اب زیادہ ہے۔

یہ ڈھول تماشے پہلے بہت تھے یا اب بہت ہیں۔ (آوازیں، اب بہت بڑھ گئی ہیں۔)

اس وقت مسلمان میں کچھ غیرت ہوتی تھی کہ انگریز سے مقابلہ ہے، ہندو سے مقابلہ ہے۔ ایسے کام کرنے میں شرم محسوس ہوتی تھی۔ مسلمان کو ہندو سے کچھ رقابت اور غیرت ہوتی تھی۔ ہم کچھ نہ کچھ دینی اقدار

کی حفاظت کرتے تھے، اب رہ گئے ہم اور آپ سارے مسلمان ہی مسلمان۔

حقوق نسواں کمیٹی کی رپورٹ آزادی کا دور آیا، عورتوں کی آزادی، ہر چیز کی آزادی۔ اب عورتوں کے حقوق کا مسئلہ سامنے آرہا ہے۔ سال دو سال بعد پتہ چلے گا، جب عورتیں تمہارے گلے میں رسیاں ڈال کر جب چاہیں گی طلاق دیں گی۔۔۔ یہ عورتوں کے حقوق ہیں۔ یہ فلاں کے حقوق ہیں۔ یہ فلاں قوم کے حقوق ہیں۔ حقوق کا یہ دور ایسا چلا ہے۔ کہ اس میں اسلام بیچارے کے سارے حقوق تلف کر دئے گئے ـــــ اتنا عرض کردوں کہ اسلام کسی سے جبراً بلا معاوضہ کوئی چیز غصب کرنے کا روادار نہیں کسی سے زیادتی کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

جمہوریت کی لعنت مگر آج کل ہم جمہوریت کی لعنت میں ہیں یہ لعنت کیسے ہے۔؟ اسلام کہتا ہے کہ دو فریق ہیں ایک کے دلائل مضبوط اور صحیح ہیں دوسرے کے صحیح نہیں تو قوی دلائل کے مطابق فیصلہ کرنا ہے رات ہمیں اطمینان ہوا دلائل اور گواہوں سے (صوبہ سرحد کے اکثر علاقوں میں جمعہ کی شام کو رویت ہوئی اور ہفتہ کے دن عید الفطر ہونے کا اعلان کیا گیا) تو حکم عید کا ہوا۔ مگر آج وہ دور ہے جمہوریت کا کہ دو ہزار دلائل ہوں قرآن کیوں پیش نہ کریں حدیث کیوں نہ ہو۔ فقہ کیوں نہ ہو مگر کہیں گے کہ مولوی صاحب نمائندے تو ادھر کے ہیں۔ آپ تو ۵، ۶ ہیں۔ اکثریت کا ووٹ کدھر ہے۔ ۶،۵ کیا کریں۔ تو ہمارے قوانین کا جو مبنیٰ اور مدار ہے وہ یہ جمہوریت ہے اس نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔

۲۵ سال تو قانون اور آئین نہ بنا۔ اور اب جو بنا ۱۹۷۳ء میں تو جس طرح ہم روز روز ترمیم کر کے اس کی مٹی پلید کر رہے ہیں۔ اس کی نظیر نہیں ـــــ ورنہ مسلمان اور زنا۔؟ مسلمان اور جوا۔؟ مسلمان اور چوری۔؟ مسلمان اور استحصال اور غریبوں کی تحقیر۔؟ ـــــ۔

لیکن آج ہم جمہوریت کے دور میں ہیں دس آدمی ایک طرف دلائل ان کے ساتھ دو دن بحث مباحثہ میں بے کار ضائع کر دو پھر ادھر دس آدمی ہیں اُدھر ایک سو دس فیصلہ اُدھر والوں کا ایسے میں بحث مباحثے اور دلائل پر وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ۔؟

عورتوں کے حقوق بھی وہی صحیح حقوق ہیں جو خدا اور رسول نے دئے اور مردوں کو بھی دئے، یتیموں کو بھی دئے، فقیروں کو بھی دئے اور محتاجوں کو بھی دئے، خدا اور رسول نے تو چیونٹی کو بھی حقوق دئے کہ راستہ چلتے چیونٹیوں کو قدموں میں نہ روندا جائے، اونٹنی کا بھی حق ہے۔ اسلام میں تو سارے حقوق جمع ہیں بات ان حقوق کو پورا کرنے اور اسلام پر عمل کرنے کی ہے۔ ہم کبھی اسمبلی میں کہا کرتے ہیں کہ ہمارا آئین اسلامی ہمارا مذہب اسلامی ہے۔ تو یہ بنکوں کا سسٹم سود پہ کب تک چلے گا۔ یہ فحاشی کب

تک رہے گی۔ مگر ہم تو ۳۰ سال تک من حیث القوم وعدہ خلافی کر رہے ہیں۔ اور حدیث میں ہے کہ جو قوم وعدہ خلافی کرتی ہے۔ خدا اس پر مصیبت لے آتا ہے۔ تو آج یہ روز روز کے مصائب اسی وعدہ خلافی کا ظہور ہے۔ ساری قوم وعدہ خلافی میں مبتلا ہے۔ تو کبھی آفات سماوی ہیں کبھی ارضی کبھی مہنگائی ایک مصیبت اور ایک تکلیف تو نہیں اس کا علاج یہ ہے کہ توبوا الی اللہ جمیعاً ایھا المومنون۔ کہ سب کے سب اللہ کی طرف لوٹ جاؤ۔

سارے کے سارے مسلمان جمع ہو کر توبہ کر لیں۔ یہ علاج ہے۔ ۱۹۶۵ء میں ساری قوم اللہ اکبر کے نعرہ پر متفق ہو گئی تو خدا نے کامیابی دی۔ اب بظاہر سب مسلمانوں کا توبہ کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ تو شریعت نے اس مشکل کا حل پیش کر دیا ہے۔ کہ یہ لاکھوں لوگ جو جوا میں مبتلا ہیں، لہو ولعب میں مشغول ہیں، معاصی میں ڈوبے ہوئے ہیں مگر یہ دس پندرہ ہزار جو عیدگاہ میں جمع ہیں جو نماز جمعہ میں جمع ہوتے ہیں، ان میں سے ہر ایک صدق دل سے اللہ کے سامنے روئے توبہ کرے اور کہے کہ یا اللہ میری قوم مجرم ہے اور میں ان سب سے بڑا مجرم ہوں۔ مگر یا اللہ میں ان کا نمائندہ بن کر آیا ہوں اپنے لئے بھی اور اپنی قوم کے لئے بھی نادم ہو کر تائب ہوتا ہوں۔ یا اللہ یہ جو بدعملی میں، جوا میں، گناہوں میں مبتلا ہیں۔ خدایا ان کے گناہ بھی معاف کر دے اور ان کی حالت بھی بدل دے۔ اللہ تعالیٰ سے قربان جائیں عجیب رحیم وکریم ہستی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے فرمایا: فبما رحمۃٍ من اللہ لنت لھم۔ اللہ کی رحمت سے آپ صحابہ کے لئے اتنے نرم دل ہو گئے ہیں۔ ایک موقع پر صحابہؓ نے مشورہ دیا، اس پر عمل ہوا تو کامیابی نہ ہوئی تو خدا نے فرمایا: فاعف عنھم واستغفر لھم وشاورھم فی الامر۔ خدا کتنا مہربان ہے۔ اپنے حبیبؐ سے فرماتے ہیں کہ اس امت سے خفا نہ ہونا، عفو و درگذر کرنا۔ میرے در میں انکی بخشش کی درخواست کرتے رہنا اور آئندہ بھی ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مشورہ ان سے کرتے رہنا۔ وشاورھم فی الامر۔ آج ہماری ایک مصیبت ایک تکلیف اور مشقت نہیں ایک مرض نہیں یہ جتنے بھی امراض باطنی ہیں اس کا علاج یہی ہے کہ تم لوگ یہاں سب کیلئے کفارہ بن جاؤ۔ صرف اپنے لئے نہیں سارے اکوڑہ کیلئے سارے علاقہ خٹک کے لئے سارے پاکستان کے لئے جتنے بھی مصیبت زدہ ہیں جتنے بھی معصیت زدہ ہیں۔ ان سب کے حق میں دعائے استغفار کرو اگر ہر شخص قوم کا نمائندہ بن کر ان کے حال پر روئے سحری کے وقت روئے استغفار کرے، فرض نماز کے بعد روئے جمعہ کی نماز کے بعد دعا کرے، اصلاح کی دعا کرے۔ تو انشاء اللہ انشاء اللہ انشاء اللہ خدا ہم سب پر رحمت کر دے گا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔